

## طلب علم کے آداب

حضرت مولانا سمیع الحق

دارالعلوم حقانیہ کوڑہ خٹک میں نئے تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے طلبہ کرام سے جو خطاب فرمایا، افادہ عام کی غرض سے نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

سندِ حدیث کی اہمیت..... ”ہمارے نہایت قابلِ قدر اساتذہ و مشائخ آج پر تشریف فرما ہیں۔ میں اس بڑے رتبے کا ہرگز اہل و مستحق نہیں بلکہ ان مشائخ میں سے ہر ایک اس قابل ہے کہ وہ افتتاح کریں لیکن دارالعلوم سے نسبتِ خدمت کی وجہ سے مجھے تعمیلِ حکم کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے اکابر کا یہی طریقہ ہے مولانا نانوتویؒ، مولانا گنگوہیؒ، حضرت شیخ الہند، مولانا محمود حسن اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے لے کر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اور آپ سے محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ تک کے اکابر ترمذی شریف میں ہر قسم کے مباحث بیان کرتے ہیں اور اب تو برصغیر پاک و ہند کے مدارس میں یہی رواج ہے کہ افتتاح اسی کتاب سے ہو رہا ہے، آپ لوگوں نے سندسنی، اس کی مثال بجلی کی تار اور کنکشن جیسی ہے، تار اور کنکشن نہیں ہے تو لائٹ بلب نہیں جلے گی اور احادیث کے اساتذہ کی مثال ٹرانسفارمر کی سی ہے، ٹرانسفارمر سے تار کا تعلق نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں، تار اور کنکشن بیکار ہے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال گنبد خضراء میں پاور ہاؤس ہے، ہم بنیاد پرست ہیں۔ یہود و نصاریٰ کی بنیاد نہیں، اس لئے وہ ہم پر غصہ ہیں اور ہمیں بنیاد پرستی کا طعنہ دیتے ہیں۔ صحاح ستہ ہماری بنیاد ہے، درمیان میں انقطاع کوئی نہیں۔ ایک زنجیر کی کڑیوں کی طرح ہمارا سند ہے، متصل ہے، یاد رکھنا اپنے مطالعہ سے کوئی عالم نہیں بنا اور نہ کتابوں کی نورانیت حاصل کی بلکہ علم کے لئے سفر کرنا، استاد کے سامنے بیٹھنا ضروری ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسا وقت آئے گا کہ آپ کے پاس (مدینہ منورہ) دور دراز سے لوگ حدیث اور علم سیکھنے کے لئے لاغراؤنٹینوں پر آئیں گے، میں تم لوگوں کو ان کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں، تو آپ بڑا مقصد لے کر نکلے ہو، ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں، آپ کا بڑا مقام ہے، فرشتے آپ کے قدموں تلے رحمت کے پر بچھاتے ہیں۔

اصل علوم، علوم دینیہ ہیں:..... انسان اس علم کی وجہ سے انسان ہے، دنیاوی، مادی کھانا کھانے اور پانی پینے کی وجہ سے نہیں بلکہ انسان کا مابہ الامتیاز علم ہے، کسی چیز کو مسخر کرنا علم نہیں، وہ تو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مسخر کئے ہیں، دنیا کی سب سے زیادہ محتاج ترین چیز انسان ہے۔ کائنات کو مسخر کیا ہے اس کے لئے، لیکن پھر بھی محتاج، تو یہ سراپا احتیاج اشرف المخلوق کیوں ہے؟ فرشتوں نے انسان کی پیدائش پر کہا: اس کزور اور محتاج کو خلیفہ کیوں بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا أَعَلَّمُ مَالًا تَعْلَمُونَ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾..... انسان کو علوم الہیہ دیئے، وحی و رسالت کے علوم، جن سے دنیا کی زندگی عظمت و شرافت کی بنی، سائنس اور دنیوی علوم سے مرعوب نہ ہو، وہ علم نہیں جو ہم بناتا ہے اور تباہی لاتا ہے، سائنسی علوم دنیا کی تباہی ہے، اسلام اور دین کی شکل میں جو علم آیا ہے وہ کائنات کی تعمیر، اخلاقی اقدار اور قوانین الہیہ کی تحفیذ چاہتا ہے، امن و امان اور سلامتی کا علمبردار دین، اسلام ہے۔

اخلاص نیت:..... پہلی چیز یہ ہے کہ نیت خالص کرلو، اپنا ہدف حصول علم بنا لو، علم دشمن کا نشانہ ہے، کفار علم کے دشمن ہیں، ان کو علم کی طاقت اور قوت کا پتہ ہے۔ 58 مسلمان حکومتیں ہیں، مگر یہ تمام نو جیس ٹیکنیکس، حکومتیں انہیں غلامی سے نہیں بچا سکتے۔ یہ پیٹرول، تیل، کارخانے اور خزانے مسلمانوں کی شان و شوکت کا ذریعہ نہیں۔ وہ علم ہے جو شان و شوکت کا ذریعہ ہے یہ تمام کفار، عالم کفر تمہارے (طالب علم) خلاف ایک ہوئے ہیں، ان کو ہمارے حکمرانوں سے کوئی گلہ، شکوہ اور شکایت نہیں وہ تو مکمل طور پر ان کے غلام ہیں، ان کا ہدف اور نشانہ طالبان ہیں۔ طالبان قرآن، طالبان حدیث، طالبان فقہ اور اصول فقہ و تصوف، ان کا ہدف یہ ہے کہ علم کو اٹھانا ہے، قوت کو ختم کرنا ہے، وہ تمہارا وجود برداشت کرنے کو تیار نہیں، ایسے حالات میں علم حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے، شیطان بھی بہکا تا ہے، وسوسے ڈالتا ہے کہ طالب علم ہو کر تم کیا کرو گے، دانشور بنو، ڈاکٹر بنو، ہزاروں روپے تنخواہ ہوں گی، بینک بیلنس ہوگا، مگر تم لوگوں نے نیت کرنی ہے کہ میں علم خالص اللہ تعالیٰ کے لئے حاصل کرتا ہوں، تم کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم مقصد کے لئے قبول کیا ہے، تکبر نہ کرو کہ ہم تو علم حاصل کرتے ہیں، یہ علم انبیاء کی نیابت ہے، یہ تمہارا کمال نہیں، اللہ پاک فرماتے ہیں:

﴿يٰۤاَيُّهَا عَلِيُّ بْنُ اِسمٰعٰلَ لَا تَمْنَا عَلٰى اِسْلَامِكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنْ عَلٰيْكُمْ اِنْ هٰذَا كَمَ لِلْاِيْمَانِ﴾ (حجرات: ۱۷)  
اب شکر گزار رہو، علم اس لئے حاصل نہ کرو، کہ میرا والد قاضی ہے، میں بھی قاضی بنوں گا، ڈسٹرکٹ خطیب ہے، اس کے بعد یہ عہدہ مجھے ملے گا، غیر اللہ کے تصور کو بھی دل میں نہ لاؤ۔

نظام الملک طوسی نے بغداد میں مدرسہ بنایا تھا، اس مدرسے کے ہر طرف چرچے تھے، نظام الملک ایک مرتبہ مدرسہ کا معائنہ کرنے نکلے، طالب علموں سے بھی پوچھتے رہے، کہ کسی چیز کی ضرورت اور کمی تو نہیں۔

ایک طالب علم سے پوچھا، تم علم کس لئے حاصل کر رہے ہو، اس نے جواب دیا، میرا والد قاضی القضاۃ ہے، میں بھی قاضی القضاۃ بن جاؤں، دوسرے طالب علم کا جواب یہ تھا، میرا والد قاضی القضاۃ ہے، میں بھی قاضی القضاۃ بن جاؤں، تیسرے طالب علم کا مقصد یہ تھا کہ میرا والد قاضی القضاۃ ہے، میں بھی قاضی القضاۃ بن جاؤں، چوتھے طالب علم کا جواب دیا: میرا باپ جامع

مسجد کے خطیب ہیں، واعظ اور مقرر ہیں، میں بھی واعظ، مقرر اور خطیب بننا چاہتا ہوں، غرض تمام طالب علموں سے مقصد علم کے بارے میں سوال کیا، نظام الملک بہت مایوس ہوئے، ان کے دل میں آیا کہ اس مدرسے کو بند کرنا چاہئے، اس کی کوئی افادیت نہیں، آخر میں ایک طالب علم کے پاس آئے، ان سے پوچھا، تمہارے تحصیل علم کا مقصد کیا ہے؟ اس طالب علم نے جواب میں کہا:..... اللہ تعالیٰ کی مرضیات اور نامرضیات کا علم حاصل ہو جائے، پھر مرضیات پر عمل کیا جائے اور نامرضیات سے بچا جائے۔ نظام الملک اس طالب علم کے جواب سے بہت خوش ہوئے اور مدرسہ بند کرنے کا ارادہ ترک کر دیا، وہ طالب علم بعد میں حجت الاسلام امام غزالی کے نام سے مشہور ہوئے۔ تو آپ سب اپنی نیت خالص کریں، تمام صحاح کے احادیث کی جامعیت تب موثر ہوں گے، جب نیت صحیح ہو، بخاری شریف میں سیاست، حکومت، جہاد، معیشت غرض زندگی کے ہر پہلو پر احادیث ہیں، اس لئے صحیح بخاری کو جامع بھی کہا جاتا ہے، لیکن امام بخاری نے آغاز میں ”انما الاعمال بالنیات“ لکھی، بظاہر اس کی کتاب الوقی سے کوئی مناسبت نہیں، مقصد یہ ہے کہ جو کچھ آئندہ احادیث میں آ رہا ہے، سب کا تعلق نیت سے ہے، جہاد میں نیت خالص نہ ہو تو جہاد قبول نہیں، لہذا نیت کی اصلاح ضروری ہے۔

**طلب علم میں مشکلات:**..... دوسری بات یہ ہے کہ یہ راحت و اکرام کا راستہ نہیں، اس میں مشکلات ہیں، یہ کانٹوں بھرا راستہ ہے، گرمی، سردی، بھوک اور پیاس برداشت کرو گے، مگر آپ اپنی تکالیف کا اندازہ اکابر کی تکلیفات سے کریں، ان کو دیکھیں، جنہوں نے نہایت تکالیف اور مشقتوں سے علم حاصل کیا۔ مشقت اور تکلیف سے حاصل کئے ہوئے علم میں برکت ہوتی ہے، اس وقت تمام عالم کفر کا مقصد یہ ہے کہ طالب علم کو رسوا کرو، اس کو وحشی اور فقیر بنادو، طعن و تشنیع کرو کہ بنیاد پرست ہیں، انتہا پسند ہیں، کم ظرف ہیں، برداشت کا مادہ نہیں، امام ابو یوسف کا قول ہے: ”العلم عز لا ذل فیہ یحصل بذل لا عز فیہ“

(علم عزت ہے اس میں ذلت نہیں مگر حاصل ہوتا ہے ذلت کے ساتھ اس کے حصول میں عزت و اکرام کوئی نہیں)

اکابر کے چند واقعات:..... فقر و غربت کو سینے سے لگاؤ، اکابر کی محنتوں کی نقل کرو۔ امام مالک رحمہ اللہ کے لئے نکلے تو کچھ پیاس نہ تھا، باپ نے صرف ایک گھر چھوڑا تھا، اس نے پہلے چھت کو بیچا انہوں سے علم حاصل کیا، پھر اینٹیں بیچیں اور ان سے گزارا کرتے رہے، مگر کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا۔ امام بخاریؒ کے پاس ایک جوڑا کپڑے تھے، ہفتے میں ایک دن گھر میں بند ہو کر اسے دھوتے، ایک مرتبہ جب امام بخاریؒ درس میں شریک نہ ہوئے تو ساتھیوں نے ان کے دروازے پر دستک دی، جب اندر سے جواب موصول نہ ہوا، تو انہوں نے دھمکی دی کہ دروازے کا کھواڑ نکال دیں گے۔ آپؒ نے جواب میں فرمایا: آپ میرا ایک اہم راز کھولتے جا رہے ہیں۔ میرے پاس کپڑے نہیں، ستر ڈھانپنے کے لئے صرف ایک جوڑا ہے اور وہ بھی دھویا ہے، امام بخاریؒ کا حافظہ ضرب المثل تھا۔ امام بخاریؒ کے حافظے کے واقعات آپ لوگوں نے سنے ہیں اور اساتذہ سے بھی سنتے رہیں گے۔

امام محمدؒ بڑے ناز و نعمت میں پلے تھے، انہیں ان کے والد امام ابو حنیفہؒ کے پاس لے آئے، امام صاحبؒ نے جب

اس کے ٹاٹ بھاٹ کو دیکھا تو فرمایا:..... یہ علم حاصل نہیں کر سکتا، آپ کے والد نے اصرار کیا تو امام صاحبؒ نے امتحاناً فرمایا کہ جاؤ تین اوجھڑیوں کو ایک ساتھ لاؤ، امام محمدؒ گئے، ایک اوجھڑی کو ایک ہاتھ میں پکڑ، دوسری کو دوسرے ہاتھ اور تیسری دانتوں، امام صاحب کے پاس آئے تو آپؒ نے درس میں شرکت کی اجازت دے دی، پھر امام محمدؒ سے اللہ تعالیٰ فقہ کی جو خدمت لی وہ اظہر من الشمس ہے۔

شیخ الحدیثؒ اکابر علمائے دیوبند کے واقعات سننے کے بعد ہم نے کتابوں میں بھی پڑھا، فرماتے:..... فقیہ انفس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیہ الاسلام مولانا قاسم نانوتویؒ دہلی میں پڑھا کرتے تھے، رات کو نکلنے اور سبزی بازار میں آتے جو پتے گرے ہوتے ان کو اٹھاتے اور دھو کر اس سے گزارا کرتے۔

حکومت بھی اساتذہ اور طلبہ کو کوئی وظیفہ نہیں دیتی، نہایت محدود وسائل میں مسائل زیادہ ہیں۔ مادہ پرستوں کے لئے کروڑوں، اربوں کا بجٹ مختص ہے، ہم ایک ہاسٹل نہیں بنا سکتے، مگر ہمارا طرز اصحاب صفہ کا ہے، ہم ان ہی کے پیروکار ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ بے ہوش ہو جاتے، لوگ کہتے کہ ان پر جنات ہیں، مگر حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: ”مسی اللجوء“..... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”ان تنصر اللہمی نصر کم“ حضرت علیؓ مدینہ میں ایک یہودی کے باغ میں گئے اور ایک کھجور میں ایک ڈول نکالتے تھے، جب مٹھی بھر کھجور جمع ہوئی تو سب کچھ چھوڑ دیا اور فرمایا کہ آج کے گزارے کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

ادب واحترام:..... تیسری اہم بات ادب کی ہے، ادب واحترام کرو گے تو علم میں برکت ہوگی، ورنہ فیض نہیں پھیلے گا، بے ادب محروم گشت از فضل رب۔ حضرت علیؓ کا فرمان ہے۔ من علمنی حرفا فہو مولائی، اللہ تعالیٰ کا ادب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب، استاد کا ادب الغرض الدین کلہ ادب، مدرسے اور استاد کے ساتھ محبت اور عقیدت کا معاملہ کرو گے تو کامیاب ہو گے، ہمارے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اساتذہ کا بہت احترام فرماتے تھے، حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کا محبت و عقیدت تو اتنی غالب تھی کہ نام لینا بھی پسند نہ فرماتے، شیخ الحدیثؒ فرماتے کہ میں شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی خدمت کرتا تو اور طالب علم مجھے چالپوسی کہتے، مگر میں نے کسی کی بات کی کوئی پرواہ نہ کی۔ آج شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے ادب کا صدقہ ہے کہ عالم اسلام میں دارالعلوم حقانیہ اور ان کا فیض پھیل رہا ہے۔

شیخ الہندؒ کے بہت سارے تلامذہ تھے، مگر جو فیض شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کا پھیلا ہوا ہے وہ کسی اور کا نہیں پھیلا، حضرت مدنیؒ شیخ الہند کے ادب و خدمت میں ہر وقت لگے رہتے ہیں، مالٹا کے جیل میں لوٹا بھر کر اپنے جسم سے پلٹاتے رہتے اور پھر تہجد کے وقت شیخ الہندؒ کی خدمت میں پیش کرتے تو پانی کی ٹھنڈک قدرے کم ہوتی، آپ لوگ اکابر کی سوانح کا مطالعہ کریں، ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس گلشن دارالعلوم کو ہمیشہ قائم و دائم اور سبر سبز و شاداب رکھے۔ آمین